والد۔ایک دوست ایک مربی

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے "تم سے ہر شخص راعی ہے اور تم میں سے ہر ایک اپنی رعیت کے بارے میں جوابدہ ہے حاکم (اپنی رعایا کا) ذمہ دار ہے اور اس کے بارے میں اس سے پوچھا جائے گا۔ آدمی اپنے گھر والوں کا راعی (نگران) ہے اور وہ ان کے متعلق جواب دہ ہے۔ عورت اپنے شوہر کے گھر کی ذمہ دار ہے اور اس سے اس کی ذمہ داری کے بارے میں پوچھا جائے گا"۔(صحیح بخاری)

اولاد اللہ تعالٰی کی ایک بہت بڑی نعمت ہے اور صرف نعمت ہی نہیں بلکہ اللہ تعالٰی کی طرف سے ایک امانت بھی ہے۔ اور اس قیمتی امانت کا حق یہ ہے کہ ان کی بہترین تربیت کی جائے تاکہ وہ اللہ کے فرماں بردار بندے بنیں۔ اسلام نے بچے کی تربیت کی زیادہ تر ذمہ داری باپ پر ڈالی ہے۔

جیسا کہ حدیث میں ہے "کسی باپ نے اپنی اولاد کو کوئی عطیہ اور تحفہ حسن ادب اور اچھی سیرت سے بہتر نہیں دیا"۔(ترمذی)

ایک اور حدیث ہے " باپ اپنی اولاد کو جو کچھ دے سکتا ہے اس میں سب سے بہتر عطیہ اولاد کی اچھی تعلیم و تربیت ہے"۔

والد اپنے بیٹوں کے لیے رول ماڈل ہوتا ہے۔ بیٹے وہی کرنا چاہتے ہیں جو وہ اپنے والد کو کرتے ہوئے دیکھتے ہیں۔ اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہماری اولاد ہمارے لیے بہترین صدقہ جاریہ اور توشہء آخرت بنے تو ان کی تربیت کے ساتھ ساتھ اپنے تزکیہ پر بھی کام کرنا ضروری ہے۔

جب والد کا تعلق قرآن سے مضبوط ہو گا اور بچے والدین کو باقاعدگی سے قرآن و حدیث پڑھتے ہوئے دیکھیں گے تو ان کے ذہنوں میں بھی یہ بات ضرور بیٹھے گی کہ یہی اصل علوم ہیں جن کو پڑھنا اور سیکھنا چاہیے۔

بنوں گا میں حافظِ قرآن

تعلیم و تربیت میں سب سے اہم عنصر قرآن مجید سے تعلق ہے۔ بچپن سے ہی بچوں کو چھوٹی سورتیں حفظ کروائی گئی۔ میں بھی الحمدللہ حافظ ہوں اور گھر میں تراویح میں قرآن سنانے کی سعادت حاصل کر چکا ہوں بچوں نے گھر میں تراویح میں قرآن سنانے کا ماحول ابتدا ہی سے دیکھا تو ان کے اندر بھی حفظ کرنے کا شوق پیدا ہوا اب ماشاءاللہ دونوں بچے حفظ کر رہے ہیں۔

فہم قرآن

حفظ کے ساتھ ساتھ قرآن کا فہم بھی ضروری ہے۔ اگر بچے بڑے ہوں تو ان کے ساتھ تفسیر کا مطالعہ کیجیے -یہ ایک خوشگوار تجربہ ہے- بچے باری باری تفسیر سے پڑھتے ہیں اور جو سوال ان کے ذھن میں آتا ہے وہ کرتے ہیں-اس طرح بہت کچھ سیکھتے ہیں الحمدللہ

بابا میں بھی مسجد جاؤں گا!

بچے فطرت پر پیدا ہوتے ہیں اور میرا مشاہدہ بھی اسی کے مطابق وہ ہوا کہ جب میرا بڑا بیٹا ڈیڑھ سال کا تھا تب پہلی دفعہ میں ڈرتے ڈرتے اسے نماز کے لیے لے گیا کہ نجانے یہ کوئی گڑبڑ کردے اور مسجد میں ہنگامہ کھڑا ہو جائے۔ مگر الحمدللہ وہ نماز کے دوران ایک طرف کھڑا رہا اور اس کے بعد سے وقتاً فوقتاً مسجد لے جانا ایک معمول بن گیا۔ اب تو حالت یہ ہے کہ ماشاءاللہ فجر میں بعض اوقات بیٹا مجھ سے پہلے جاگ کر تیار ہوتا ہے۔

مساجد کا ماحول بچوں کی دینی تربیت کے لیے بہت اہم ہے۔ بچے مسجد کے آداب، صف بندی، باجماعت نماز کے احکام، امامت کرنا، آذان واقامت، نمازِ جنازہ، سترہ کے احکام، جمعہ کا خطبہ اور نماز، نمازوں کے اوقات وغیرہ بآسانی سیکھ جاتے ہیں۔ مسجدوں سے تعلق کی وجہ سے بچے دروس سنتے ہیں، علماء سے ملاقات اور سیکھنے کا شوق رکھتے ہیں۔ اسی طرح مسجد میں ہونے والے مختلف پروگراموں میں بچے شریک ہوتے ہیں جیسے TPI کے تحت عربی سیکھنے کے کورس میں بچے بھی میرے ساتھ شریک ہوئے۔ اس طرح خطبوں اور دروس میں شرکت سے ان کے دینی فہم میں اضافہ ہوتا ہے اور دیگر نمازیوں اور ہم عمر بچوں سے Socialize بھی ہو جاتے ہیں۔

بابا ہمیں کہانی سنائیں نا !

جب بچے چھوٹے تھے تو رات کو سونے سے پہلے کہانی سننے کی فرمائش کیا کرتے تو کبھی میں اور کبھی ان کی والدہ انہیں مختلف کہانیاں سنایا کرتے تھے جس سے انہیں کہانیاں اور واقعات پڑھنے کا شوق بھی پیدا ہو گیا۔ اس کا بہت اہم فائدہ یہ ہوا کہ بچوں کو موبائل سے چپکے رہنے کی لت نہیں پڑی۔ اس کے بجائے کتب، رسائل اور ناولز میں بہت گہری دلچسپی پیدا ہوئی۔ بچے کئی رسالوں کے ماہانہ قاری ہیں اور انعامی مقابلوں میں بھی حصہ لیتے ہیں۔ بہت چھوٹی عمر ہی سے بک فیئرز وغیرہ میں لے جانے سے بچوں میں کتب جمع کرنے کا شوق ہوا اور اب ان کی چھوٹی سی لائبریری ہے۔

موقع کی مناسبت سے اپنی زندگی کے واقعات اور تجربات سے آگاہی دینا بھی ضروری ہے اس سے بھی بچے بہت کچھ سیکھتے ہیں۔ مثلاً ابھی بچے حفظ کر رہے ہیں تو اپنے حفظ کے دوران پیش آنے والے واقعات سناتا ہوں یا بچپن اور تعلیمی زندگی کے واقعات سناتا ہوں تو بچے بہت دلچسپی سے سنتے ہیں۔

بابا آئیں ہمارے ساتھ کھیلیں

بچوں کے ساتھ کھیلنا سنت نبویؐ ہے۔ ایک واقعہ ایک صحابی حضرت یعلیٰ بن عامریؓ بیان کرتے ہیں کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک کھانے کی دعوت کے لیے نکلے۔ حسینؓ بچوں کے ساتھ کھیل رہے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں پکڑنا چاہا تو وہ کبھی ادھر کبھی ادھر بھاگتے رہے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں پکڑ لیا۔

بچوں کے لیے کھیل سے بڑھ کچھ نہیں ہوتا اور جب ان کے ساتھ بابا بھی کھیلیں تو ان کی خوشی دیدنی ہوتی ہے میں بچوں کے ساتھ کرکٹ، فٹبال، اور indoor games جیسے ONO, Scrabble, Battle Ship اور دوسرے کئی ذہنی افزائش کے کھیل جیسے کسوٹی وغیرہ کھیلتا ہوں اور بچوں کو سپورٹس مین سپرٹ پر زور دیتا ہوں۔

والدین کی ذمہ داری ہے کہ بچوں کو ان کی صلاحیتیں پروان چڑھانے والی سرگرمیوں کے لیے ہمیشہ سہولتیں فراہم کریں میں نے بھی اس حوالے سے تھوڑی بہت کوشش کی ہے جیسے cycling ,hiking ,ninja karate, wood works، خط کوفی، کہانیاں لکھنا، نشید پڑھنا وغیرہ میں ان کو اپنا بھرپور تعاون فراہم کیا اور کر رہا ہوں الحمد للہ۔

جلدی سو جاؤ صبح سیر پر بھی جانا ہے !

میں نے محسوس کیا ہے کہ بچوں کو کسی مقام کی سیر کراتے ہوئے وہاں کی معلومات دی جائیں تو ان کا مشاہدہ تیز ہوتا ہے۔ ہم نے بچوں کی حوصلہ افزائی کی کہ وہ ہر سیر کے بعد اس کے متعلق اپنا سفر نامہ لکھیں۔ وقتاً فوقتاً بچوں کو مختلف جگہوں کی سیر کروائی جائے تو بچے بہت کچھ سیکھتے ہیں جیسے مختلف میوزیم، چڑیا گھر، دریا کے کنارے اور پہاڑی علاقوں، اور تاریخی مقامات وغیرہ کی سیر جب بھی کروائی تو بچوں نے مزے کرنے کے ساتھ ساتھ بہت کچھ سیکھا بھی اور واپس آ کر سفر نامے بھی لکھے۔

ان چند کوششوں کے جو ثمرات محسوس کیے گئے وہ یہ ہیں کہ بچوں کے ساتھ تعلق مضبوط ہوتا ہے اور اس کے نتیجے میں ان کی اصلاح کرنا آسان ہوتا ہے بچے ذمہ دار فرد بنتے ہیں اور والد و والدہ کے کاموں میں ان کا ہاتھ بٹاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے مؤمنین کو یہ دعا سکھائی ہے کہ :

وَ الَّذِینَ یَقُولُونَ رَبَّنَا هَب لَنَا مِن اَزوَاجِنَا وَ ذُرِّیّٰتِنَا قُرَّۃَ اَعیُنٍ وَّ اجعَلنَا لِلمُتَّقِینَ اِمَامًا

اور یہ دعا کرتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار! تو ہمیں ہماری بیویوں اور اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما اور ہمیں پرہیزگاروں کا پیشوا بنا۔

(طالب دعا: نضیر حسن)